سخنان

ہمارا دسواں شمارہ جن ایام کا احاطہ کئے ہوئے ہے ان میں کچھ مخصوص اسلامی تاریخیں ہیں (۱) یکم ذوالحجہ ۲ھ کو معصومۂ عالم، خاتون جنت، سیدۃ نساء العالمین بتول عذرا حضرت فاطمۃ الزہراء صلوٰۃ اللہ علیہا کا عقد ہوا ہے۔ ہماری محافل ومجالس میں بھی اس عقد اور اس کے تقدیمات وتعقیبات کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے مگر اس نمونۂ عمل پروگرام کی تاسی سے عملاً معدودے چند افراد کو چھوڑ کر اکثر مومنین بُعد اختیار کئے ہوئے ہیں افسوس ہے کہ مہر کی بات آنے پر شرعی کی لفظ استعمال کرنے والے کاشکہ یہ بھی سوچتے کہ یہ پروگرام بھی معصومین علیہم السلام کی پیروی میں شرعی ہونا چاہئے اور ہمیں رسوم واوہام پرستی چھوڑ کر رضائے پروردگار حاصل کرنی چاہئے۔ (۲) ۷؍ذوالحجہ ۱۱۴ھ کو باقر علم النبیین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی شہادت ہوئی ہے اور (۳) ۹؍ذی الحجہ کو ایلچئ امام حسینؑ یعنی جناب مسلمؑ ابن عقیل کو کوفہ میں ظلم ودغا سے شہید کیا گیا۔ ان شہادتوں سے سبق لے کر ہمیں بہرحال علوم محمدؐ وآل محمدؐ کو نشر کرنے اور مظالم ومصائب کے ہجوم میں بھی احقاق حق وابطال باطل کے فریضے سے ذرہ برابر بھی پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے۔ (۴) ۱۰؍ذوالحجہ کو عید قربان ہے۔ یہ تہوار نہیں بلکہ عبادتوں کا دن ہے۔ خوشی عبادتوں کے زیادہ سے زیادہ انجام دینے پر ہونا چاہئے۔ گناہوں میں ملوث ہونے کا نام خوشی نہیں ہے۔ ۲۶؍جنوری کو یوم جمہوریہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ دن ہمیں آزادی کا پیغام دیتا ہے مگر تعجب اس بات پر ہے کہ جو لوگ اپنے کو آزاد کہتے ہیں ان میں بیشتر انگریزوں کی سیاست اور ان کے کلچر کے اسیر وقیدی ہیں۔ خدا کرے کہ جو اپنے کو آزاد کہتے ہیں وہ انگریزوں کی تہذیب وثقافت سے بھی آزاد ہو جائیں تاکہ نام نہاد آزادوں میں شمار نہ ہوں۔ (۵) ۱۸؍ذی الحجہ کو عید غدیر ہے۔ یہ دن مومنین کے لئے بڑی مسرت کا ہے اس لئے کہ اسی دن دین خدا یعنی اسلام کامل ہوا اور نعمتوں کا اتمام ہوا اور اسی وجہ سے قرآن مجید کے بیان کے مطابق صاحبان کفر مذہب اسلام سے ہمیشہ ہمیش کے لئے مایوس ہوگئے اور ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ بحکم خدا مرسل اعظمؐ نے علیؑ کو اپنی جگہ پر امت کا مولا بنا کر کفار ومنافقین کے آئیندہ کے منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔ (۶) ۲۲؍ذی الحجہ ۶۰ھ کو جناب میثم تمارؒ کو بہ جرم محبت علیؑ شہید کیا گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ شہید ولایت کی زندگی مومنین کو جرأت اظہار وحق بیانی کے تحت درس حیات دے رہی ہے۔ (۷) ۲۴؍ذی الحجہ کو سورۃ ہل اتیٰ کا نزول ہوا اور (۸) نصارائے نجران سے مباہلہ (۹ھ) درپیش ہوا۔ سورۃ ہل اتیٰ اہل بیتؑ کے مناقب کا جہاں ایک دفتر ہے وہیں شفقت مخلوق کا ایک بڑا درس بھی ہے اور مباہلہ تو پنجتن پاکؑ کا وہ کارنامہ ہے جس کی وجہ سے ہٹ دھرمی اور کٹ حجتی نے پہلی بار شکست تسلیم کی۔ خداوند عالم ہمیں بھی صادقین اسلام کی پیروی کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

آقائے قوم قدوۃ العلماءؒ کی تحریک دینداری و بیداری

۱۔ انجمن صدر الصدور اور اس کے مقاصد

انجمن امامیہ ملقب بہ انجمن صدر الصدور و کانفرنس امامیہ اثناعشریہ خاص حمایت قومی و ترقی جملہ امور معاد و معاش کے لئے بہ سرپرستی و صدارت جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر والزمان سرکار شریعتمدار عماد العلماء جناب السید مصطفی نقوی المعروف بہ جناب میر آغا صاحب منعقد ہوئی۔ جس کے ذریعہ سے اشاعت دین و دینیات اور قوم میں نظام تجارت رائج کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ طے ہوا کہ انجمن تجارت کی طرف جماعت شیعہ کو متوجہ کرے گی اور خود بھی تجارت کرے گی اور ہر مقام پر شاخیں تجارت کی جاری کرے گی۔ اعانت علماء و طلباء و اجرائے مدارس و ترمیم و تعمیر عزاخانہ و مساجد و اعانت محتاجین و اشاعت مواعظ و علوم و دیگر امور صلاح عامۂ مومنین شیعہ اثناعشریہ و تعلیم حرفت و صنعت و دستکاری و تعلیم علم طب وغیرہ حسب امکان کرے گی۔ اور یہ بھی طے پایا کہ اس انجمن کو گورنمنٹ عالیہ سے سوائے خیر خواہی اور کسی پولیٹکل معاملہ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ہر شہر و دیہہ میں اس انجمن کی شاخیں ماتحت اس انجمن کے قرار دی جائیں گی اور وہی ماتحت انجمنیں شاخیں تجارت کی بھی جاری کریں گی اور نگرانی ان کی کریں گی۔ صدر نشین ہمیشہ مجتہدین و علماء و فضلاء متشرعین سے ہوا کرے گا معتمد، امین اور منصرم بھی مجتہدین و علماء و فضلاء متشرعین سے ہوں گے یا متشرع رؤساء سرمایہ دار ہوں گے۔ ناظر و گرداور جو ہمیشہ مقامات مختلفہ میں دورہ کرتے رہیں ثقات علماء سے ہوں گے اور مواعظ و نصائح و اقامت جمعہ و جماعت و ترغیب و تحریص اتفاق بھی کرتے رہیں گے۔ چندہ وصول کر کے صدر انجمن میں پہونچائیں، حساب و کتاب ہر اس مقام کا جو ماتحت انجمنیں ہوں جانچتے رہیں، ماتحت انجمنیں جابجا قرار دیتے رہیں، اوقاف کی نگرانی بھی یہ انجمن کرے گی لیکن جدید وقف کو لازم ہوگا کہ انجمن اشاعت کے سرمایہ کے واسطے بھی کچھ معین کرے۔ جو چندہ سرمایہ کے نام سے ہوگا اور کسی بینک وغیرہ میں بطور فنڈ جمع رہے گا اور اس کی آمدنی سے نصف صرف انجمن اور نصف پھر داخل سرمایہ کیا جائے گا تاکہ سرمایہ ہمیشہ بڑھتا رہے۔ جو آمدنی مصارف کے واسطے ہوگی اس کے نصف سے زیادہ خرچ نہ باندھا جائے گا اور ایک ربع داخل سرمایہ کیا جائے گا اور ایک ربع مصارف غیر معینہ و اتفاقی مصارف کے لیئے پس انداز کیا جائے گا۔

ارکان انجمن تمام مجتہدین و علماء و فضلاء متشرعین ہیں۔

معاونین انجمن شاہزادگان و راجگان و تعلقداران و امراء و رؤسا ہوں گے جو پانچ روپیہ ماہواری یا ساٹھ روپیہ سالانہ سے انجمن اشاعت دین کی اعانت فرمائیں گے۔

انتظامی ممبران وہ حضرات ہوں گے جو چار آنہ ماہواری چندہ عطا کریں گے اور کم از کم ایک حصہ تجارت میں جو مع سرمایۂ اشاعت دس روپیہ حصۂ تجارت و دس روپیہ چندہ سرمایۂ اشاعت دین ہے، شریک ہوں۔

(ادارہ)